© rasailojaraid.com

محمد اسحاق بھٹی

ایک حدیث

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ لَیَنْتَھِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ رَفْعِھِمْ اَبْصَارَھُمْ عِنْدَ الدُّعَاءِ فِی الصَّلٰوۃِ اِلَی السَّمَاءِ اَوْ لَتُخْطَفَنَّ اَبْصَارُھُمْ

(صحیح مسلم، کتاب الصلوٰۃ، باب نہی عن رفع البصر الی السماء فی الصلوٰۃ)۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لوگ نماز میں آسمان کی طرف نظریں اٹھانے سے رُک جائیں، ورنہ ان کی نظریں اچک لی جائیں۔

نماز اسلام کا ایک بنیادی اور اساسی رکن ہے جو کسی صورت میں معاف نہیں۔ اس کو ادا کرنا بہرحال ضروری ہے۔ قرآن اور حدیث میں بار بار اس کی تاکید فرمائی گئی ہے اور لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ نماز پڑھیں، اس سے ہرگز روگردانی نہ کریں۔ تندرست ہوں تو کھڑے ہو کر پڑھیں، بیمار ہوں تو بیٹھ کر پڑھیں، بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھیں، اس سے بھی معذور ہوں تو اشارے کنائے سے یہ فریضہ انجام دیں۔

پھر نماز کے کچھ آداب ہیں، کچھ ارکان ہیں، کچھ طریقے ہیں، جن پر عمل کرنا ضروری ہے۔

ان میں سے ایک یہ ہے کہ نماز کامل طور سے اللہ کی طرف متوجہ ہو کر پڑھنی چاہیے۔ اپنے اوپر عجز اور انکساری کی کیفیت طاری کر کے پڑھنی چاہیے۔ نماز میں اس طرح استغراق ہونا چاہیے کہ کسی چیز کی طرف کسی حالت میں بھی کوئی دھیان نہ ہو، فقط اللہ کی طرف دھیان ہو۔

مختلف سیاق و سباق میں، قرآن مجید میں بار بار نماز کا ذکر آیا ہے۔ کہیں اس بات کا تذکرہ ہے کہ نماز کا متعین اوقات میں ادا کرنا ضروری ہے، کہیں اوقات کی صراحت ہے، کہیں اس امر کی وضاحت ہے کہ پانچ نمازوں میں، کن نمازوں کو روحانی برکات کے اعتبار سے زیادہ فضیلت حاصل ہے۔ کہیں نماز کے ظاہری آداب و شرائط کی تفصیل بیان کی گئی ہے اور کہیں اس نقطۂ اخلاص پر روشنی ڈالی گئی ہے کہ عبادت کی تمام صورتوں اور نماز کا اصل مقصد، اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور خوشنودی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

سل کرنا ہے۔

قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَ نُسُکِیْ وَ مَحْیَایَ وَ مَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ o (الانعام : ۱۶۲)

(اے پیغبر) کہہ دیجیے کہ میری نماز، میری قربانیاں، میری زندگی اور میری موت، سب اللہ کے لیے ہے۔

قرآن نے انداز و اسلوب کو بدل بدل کر، اس بات پر بار بار روشنی ڈالی ہے کہ بندگی اور عبودیت لے اس رشتے کو، جسے نماز کہا جاتا ہے، مسلمانوں کی عملی زندگی میں نکھرنا اور آشکارا ہونا چاہیے، ہدان تمام پاکیزہ مراحل کو طے کرنا چاہیے جو انسان کی زندگی کو لطیف تر روحانی و اخلاقی سانچوں میں ھالنے کا سبب بنتے ہیں۔

نماز کے بارے میں اس حقیقت کو خوب سمجھ لینا چاہیے کہ اس فریضے کی حیثیت صرف ایک کلم اور اس کی رسمی بجاآوری کی نہیں، بلکہ اس کا تعلق انسانی فطرت اور اس کے عمق و باطن سے سے ہے۔ یہ ایک وقتی اور اتفاقی حکم نہیں، بلکہ یہ ابدی اظہارِ نیازمندی ہے، جس پر نظامِ عالم کا پورا کارخانہ قائم ہے۔ قیام، رکوع اور سجدہ، نماز کے لازمی ارکان ہیں، اور کائنات میں فطرتی طور پر عبودیت، اطاعت اور نیازمندی کا جو ہمہ گیر وصف پایا جاتا ہے، ان سے اس کی مکمل ترجمانی ہوتی ہے۔

پھر نماز کی بنیادی خصوصیت یہ ہے کہ عبادت کی ایک جامع ترین شکل ہے، اس میں صرف غور و فکر اور استغراقِ باطنی ہی نہیں پایا جاتا، نہ محض زبانی اظہارِ تشکر کو کافی سمجھا جاتا ہے، بلکہ عبادت کی یہ ایک ایسی صورت ہے، جس میں قلب و ذہن بھی فکر و تعمق کا فریضہ ادا کرتے ہیں، زبان بھی ذکرِ خداوندی سے آراستہ ہے اور اعضا و جوارح بھی رکوع، سجدہ اور قیام کی شکل میں اللہ کی اطاعت و عبودیت میں مصروف ہیں، یعنی ہر حصۂ جسم عبادتِ الٰہی میں مشغول ہے۔

جب صورتِ حال یہ ہو، اور انسان اپنے آپ کو یادِ خدا اور ذکرِ الٰہی میں پوری طرح مستغرق و منہمک کر دے تو ظاہر ہے دنیا کے تمام معاملات سے الگ ہو جائے گا اور اپنے آپ کو کلی طور پر اللہ کے حوالے کر دے گا ـــ صحیح مسلم کی اس حدیث میں یہی کچھ بیان کیا گیا ہے۔

یعنی نماز اس اہتمام اور توجہ کے ساتھ پڑھو کہ ادھر اُدھر نہ دیکھو، دل میں اللہ کا خوف رکھو، اس کی رضامندی کو مرکزِ التفات ٹھہراؤ، جو الفاظ زبان سے ادا کر رہے ہو، ان کے معنی و مطلب

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ایک حدیث

کو اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کرو۔ بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ نماز میں اِدھر اُدھر دیکھتے رہتے ہیں، ہاتھ بھی ہلاتے رہتے ہیں اور ٹانگوں کو بھی حرکت دیتے رہتے ہیں۔ یہ سب چیزیں ناجائز ہیں، آدابِ نماز کے خلاف ہیں اور ان سے نماز میں نقص پیدا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ نماز ٹوٹنے کا خطرہ بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

اس حدیث میں فرمایا گیا ہے کہ لوگ نماز میں آسمان کی طرف بھی نظریں اٹھا کر نہ دیکھیں، اس حرکت سے باز رہیں، یہ اتنی غلط بات ہے کہ اس کی یہ سزا ہو سکتی ہے کہ ان کی آنکھیں اچک لی جائیں۔ دوسرے لفظوں میں یوں سمجھیے کہ نماز اس قدر لطیف اور نازک عبادت ہے کہ اس میں دوسری کسی چیز کا تصور تو کجا، یہ بھی جائز نہیں کہ انسان، حالتِ نماز میں آسمان کی طرف ہی نظر اٹھا سکے۔

بعض دفعہ نماز میں دعائیہ کلمات ادا کرتے وقت انسان پر ایسی بے خودی کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جو اسے عجز و زاری کے اونچے مقام پر لا کھڑا کرتی ہے، اور وہ آسمان کی طرف نظریں اٹھا کر دعائیہ کلمات ادا کرنا شروع کر دیتا ہے۔ حدیث میں نماز میں اوپر نظر اٹھانے سے منع کیا گیا ہے اور ارشاد فرمایا گیا ہے کہ اس کے نتیجے میں ایسی حرکت کرنے والے شخص کی آنکھیں چندھیائی جا سکتی ہیں۔

حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عبادات میں نماز کو انتہائی اہمیت حاصل ہے۔ نماز میں قلب و ذہن کو حاضر رکھنا چاہیے، اپنے آپ پر یہ احساس طاری رہنا چاہیے کہ اللہ کے دربار میں کھڑا ہے، نظر، سجدے کے مقام پر رہنی چاہیے۔ نظریں گھما کر دوسری طرف بالکل نہیں دیکھنا چاہیے، جو الفاظ زبان سے ادا ہو رہے ہیں، ان کے معانی پر غور ہونا چاہیے اور خالصتاً متوجہ الی اللہ ہو کر یہ بنیادی فریضہ ادا کرنا چاہیے۔

© rasailojaraid.com